عید سعید بسم اللہ الرحمن الرحیم عید سعید

عید الفطر
فضائل و اعمال

جمع و ترتیب

محمد عبید اللہ خان قاسمی

بزم خطباء

عناوین

- عید کی حقیقت
- عید الفطر کے فضائل و خصوصیات
- عید الفطر جائزے کا دن
- اصل عید
- عید الفطر کے مسنون اعمال
- صدقہ فطر کے احکام
- عید الفطر کی نماز
- جمعۃ الوداع کی حقیقت
- شوال کے چھ روزے
- لاک ڈاؤن میں عید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَنَسۡتَعِیۡنُہٗ وَنَسۡتَغۡفِرُہٗ وَنُؤۡمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیۡہِ وَنَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَمِنۡ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا، مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنۡ یُّضۡلِلۡہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡكَ لَہٗ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَنَبِیَّنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا، اَمَّا بَعۡدُ:

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید والفرقان الحمید:

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرہ، ۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے ان پر فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔ (بخاری: ۱۸۹۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

اِنَّ لِکُلِّ قَوۡمٍ عِیۡدًا وَھٰذَا عِیۡدُنَا (مسلم: ۲۰۶۱)

سب کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

تمہید

رمضان کا مقدس مہینہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ہم پر سایہ کیے ہوئے تھا، یہ رمضان کا مبارک مہینہ کتنی تیزی کے ساتھ گزرا کچھ احساس ہی نہیں ہوا، رمضان کا اتنی تیزی سے گزر جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے، اور یہ ہمیں بتلاتا ہے کہ ہم بھی اتنی تیزی کے ساتھ اپنی موت کی طرف جارہے ہیں، اگر ہم نے اپنی پوری زندگی رمضان بنالی تو اس زندگی کے اختتام پر جو دن آئےگا وہ عید کی طرح خوشی کا دن ہوگا۔

زندگی میں انسان کو بہت ساری خوشیاں ملتی ہیں، مگر عید کی خوشی اور دوسری خوشیوں میں ایک بنیادی فرق ہے، وہ یہ ہے کہ جو دوسری خوشیاں ہمیں ملتی ہیں وہ عارضی ہوتی ہے، آدمی چند منٹ کے لئے خوش ہوتا ہے اور پھر اپنی اصل حالت پر لوٹ جاتا ہے، ظاہر ہے زندگی کے مسائل آدمی کو کہاں کہاں خوش رکھے گی، اس لئے ہر خوشی کے ساتھ یہ ڈر بھی ستاتا ہے کہ اس کے بعد پھر نہ جانے کون سے غم کے بادل چھا جائیں۔ ایسے بے شمار واقعات آئے دن ہم اور آپ دیکھتے ہیں کہ پل بھر کی خوشیاں کس طرح سکنڈوں میں ماتم میں تبدیل ہوجاتی ہے، مگر عید کی خوشی کا اپنا ایک الگ ہی انداز ہے، اس کی خوشی کی نوعیت بالکل الگ ہوتی ہے، یہ ایسی خوشی ہے جس پر دنیا کی ہزاروں خوشیوں کو قربان کیا جاسکتا ہے۔

عید کی حقیقت

عید کا دن دنیا کی ہر قوم کے پاس پایا جاتا ہے، لوگ عید کے دن کو بڑے اہتمام کے ساتھ گذارتے ہیں، اور خوب دل کھول کر لطف اٹھاتے ہیں، دیگر مذاہب میں عید کے دن خوشی ومسرت میں ہر طرح کے کام کئے جاتے ہیں، روا ناروا کی پرواکئے بغیر جشن منایا جاتا ہے، اور ہر طرح کی غیر اخلاقی چیزوں کو اختیار کیا جاتا ہے، کیوں کہ ان کے یہاں عید کا مطلب صرف خوشیوں میں مست ہوجانا اور من چاہے کاموں کو انجام دینا ہی ہوتا ہے، جب کہ اسلام کی ہر چیز نرالی، اس کے ہر حکم میں غیر معمولی کشش اور روحانیت ہوتی ہے، اسلام میں بھی عید کا دن اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو دو دن عید الفطر اور عید الاضحیٰ عید کے دلوائے، عید کا دن اسلام میں بہت ہی اہمیت رکھتا ہے ل، یومِ عید مسلمانوں کو بھی خوشی ومسرت منانے اور اللہ کی نعمتوں کی شکر گذاری کرنے کے لئے دیا گیا، لیکن دیگر اقوام کی طرح بے لگام نہیں چھوڑا گیا اور نہ ہی آزاد کردیا گیا، بلکہ نبی کریم ﷺ نے ایسے عظیم اور خوشی کے دن میں مسلمانوں کو قیمتی تعلیمات اور گراں قدر ہدایات سے نوازا، اور حقیقت میں عید کے مقصد کو بیان کیا کہ عید کا دن کیوں دیا جاتا ہے، اور عید کے دن میں کن کاموں کا التزام رکھنا چاہیے ان تمام کو بیان کیا گیا، جب ہم اسلامی عید اور غیروں کی عید کا جائزہ لیتے ہیں تو اسلامی عید میں بہت نرالا پن، سب سے جدا رنگ، نظر آتا ہے، اور قدم قدم پر احساسِ عبدیت کو اجاگر کرتا دکھائی دیتا ہے، محسن حقیقی پروردگار عالم کے انعامات کی قدردانی کے جذبات کو پیدا کرتا ہے، اور انسان کا ہر موئے دن جذبۂ شکر سے سرشار ہوجاتا ہے، اسلامی عید میں

خوشیوں اور مسرتوں کے ساتھ سبق آموز ہدایتیں بھی دیں اور ایک نئے عزم وارادہ کے ساتھ زندگی کے سفر کو شروع کرنے کی تعلیم بھی دی، خوشیوں کو صرف اپنے حد تک یا اپنے کنبے وخاندان تک محدود رکھنے کے بجائے ہر ایک کے لئے فکر کرنے اور ضرورتمندوں وغریبوں کو بھی عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کا حکم دیا اور سب سے بڑھ کر اپنے پروردگار، خالق ومالک اور پالنہار کے احسانات اور انعامات کو سمجھنے کا سبق دیا، چناں چہ عید کے دن جو کام کیے جاتے ہیں اس کو دیکھیں کہ عید کے دن بندۂ مومن کو حکم ہے کہ عید کی خوشی کی شروعات کرنے سے پہلے خدا کی بارگاہ میں دوگانہ شکر ادا کریں، عیدگاہ کو جاتے ہوئے زبانوں پر تسبیح وتہلیل کا ورد ہو، جاتے ہوئے ایک راستہ اختیار کیا جائے اور واپسی میں دوسرے راستے آئے (بخاری: ۹۳۸) تاکہ اسلام کی عظمت اور شان وشوکت کا مظاہرہ ہو، اجتماعی انداز میں نماز ادا کر کے اسلام کے اتفاق اور اتحاد کا نمونہ پیش کیا جائے، سادگی اور عاجزی ہر ایک کی ادا ادا جھلکتی ہے اور بندگی کے احساس میں ہر مسلمان دوڑا دوڑا حکم خدا کو پورا کرنے لئے جاتا ہے، عظمت الہی سے اس کا قلب وجگر سرشار ہو اور رعبدیت کے اظہار کے ساتھ، اور بندگی کے اعتراف کے ساتھ گھروں سے نکلے اور ایک ایسی جگہ (عیدگاہ میں) نماز عید ادا کرے جہاں مسلمانوں کا غم غفیر جمع ہو، تاکہ اجتماعیت کی روح اور اتحاد واتفاق کا دل کش منظر نگاہوں کو دیکھنے کو ملے اور اسلامی اخوت ومودت کی شان نمایاں ہو، عید الفطر میں نماز کو نکلنے سے پہلے حکم دیا گیا کہ صدقۂ فطر ادا کرو، تاکہ عبادتوں میں جو کمی وکوتاہی ہوگئی اس کی تلافی بھی ہو اور ساتھ میں ضرورت مندوں کی حاجات کی تکمیل بھی، اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ بھی ہوجائے اور وہ بھی عید کی خوشیوں مین شریک ہو سکے۔

عید کا لفظ "عود" سے بنا ہے، جس کا معنیٰ ہے: "لوٹنا"، عید ہر سال لوٹتی ہے اور اسکے لوٹ کر آنے کی خواہش کی جاتی ہے، "فطر" کا معنیٰ ہے: "روزہ توڑنا یا ختم کرنا"۔ عید الفطر کے روز روزوں کا سلسلہ ختم ہوتا ہے، اس روز اللہ تعالیٰ بندوں کو روزہ اور عبادتِ رمضان کا ثواب عطا فرماتے ہیں، لہذا اس دن کو "عید الفطر" قرار دیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے مسلمان ان دنوں کھیل کود کرتے اور خوشیاں مناتے تھے، اس پر آپ نے ان سے پوچھا: (ما هذان اليومان؟) "یہ دونوں دن کیسے ہیں؟" یعنی تم ان میں کیوں خوشیاں مناتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: (كنا نلعب فيهما فى الجاهلية) "ہم زمانۂ جاہلیت میں یعنی اسلام قبول کرنے سے قبل ان دونوں دنوں میں کھیل کود کرتے تھے۔ (بس اسی طریقہ پر اب بھی ہم لوگ ان میں خوشیاں مناتے اور کھیل کود کرتے ہیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قد أبدلكم الله بهما خيرا منهما، يوم الأضحى ويوم الفطر" (أبو داود) اللہ تعالیٰ نے تم کو ان کے بدلے ان سے بہتر دو دن عطا کیے ہیں: یوم الأضحیٰ اور یوم الفطر۔

دنیا میں بسنے والی قوموں کے یہاں عید کا دن کسی نہ کسی تاریخی واقعہ کی یاد میں منایا جاتا ہے اور وقتی طور پر کچھ منالی جاتی ہے اور باقی رنگ رلیوں اور فضول کاموں میں عید کے دن کو ضائع کیا جاتا ہے، جب کہ عید الفطر ایک مہینہ کی قربانی اور مجاہدوں کے بعد بندوں کو دی جاتی ہے جس کی قدر ومنزلت کو وہ بندے ہی جانتے ہیں جو ایک مہینہ کے روزے رکھ کر اپنے پروردگار کو منانے میں لگے رہتے ہیں

، جنہوں نے اپنے کھانے پینے کے اوقات کو بدل دیا تھا اور اپنے نظام العمل کو اللہ کے لئے تبدیل کر رکھا تھا، اسی کے نتیجہ میں وہ عید کے دن کو لغویات اور واہیات میں ضائع نہیں کرتے بلکہ اجر وثواب کے امیدوار بن کر انعام الٰہی کے حصول کے لئے سرگرداں رہتے ہیں، یہ اسلامی عید کا عجیب امتیاز ہے کہ اس نے کسی واقعہ کی بنیاد پر ایمان والوں کو عید کا دن نہیں دیا، اگر ایسا ہوتا تو پھر اس کی عظمت اور اہمیت ہی ختم ہو جاتی ہے، اور مسلمان بھی روایت پرستی کا شکار ہو جاتے۔

عیدالفطر کے فضائل وخصوصیات

اسلامی عید عیدالفطر کی عظمت واہمیت کو بھی ملاحظہ کریں کہ اللہ تعالی نے کیسی نرالی عید عطا فرمائی اور اس میں بندوں کے ساتھ کیسا عجیب معاملہ فرمایا جاتا ہے۔

عیدالفطر کی شان سب سے انوکھی ہے اور اس کا مزہ بھی عجیب ہے، کیوں کہ عیدالفطر اللہ تعالی نے بندوں کو ایک ایسے موقع پر عطا فرمائی جب بندے حکم الٰہی کی تعمیل میں ایک مہینے کے روزے رکھتے ہیں، اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے کھانا پینا اور جائز تقاضوں کو پورا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور بھوکے فاقے رہ کر بندگی کا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ ان محنت کش بندوں اور روزہ داروں کو اجر وثواب دینے اور ان کی محنتوں کا صلہ دینے کے لئے اللہ تعالی نے عیدالفطر کا دن رکھا، جس کو یوم الجائزہ کہا جاتا ہے یعنی یہ دن بندوں انعام اور صلہ دیئے جانے کا دن ہے۔ ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: اعطیت امتی خمس خصال فی رمضان لم تعطهن امة قبلهم ۔۔۔ ويغفرلهم فی اخرليله قيل يا رسول الله اهی ليلة القدر قال لا ولكن العامل انما يوفی اجره اذاقضی عمله۔ (مسند احمد: ۷۷۱۷) رمضان المبارک میں میری امت کو پانچ چیزیں خاص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملی جن میں ایک یہ ہے کہ: رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کی جاتی ہے، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ شبِ مغفرت شبِ قدر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دی جاتی ہے۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جب عیدالفطر ہوتی ہے تو (آسمانوں پر) اس کا نام لیلۃ الجائزہ سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالی فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت اس کریم رب کی بارگاہ کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اور بڑے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے، جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالی فرشتوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ اپنی رضا اور مغفرت عطا کردی۔ اور اپنے بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے بندو مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم آج کے دن اس اجتماع کے

دن اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کروگے عطا کروں گا، اور دنیا کے بارے جو مانگوگے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم جب تک میرا خیال رکھوگے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا، میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم میں تمہیں مجرموں اور (کافروں) کے سامنے رسوا نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کرلیا اور میں تم سے راضی ہوگیا، فرشتے اس اجروثواب کو دیکھ کر جو اس امت افطار کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں۔

(فضائل الأوقات للبیہقی: ۶۵، دارالکتب العلمیہ بیروت)

عیدالفطر جائزے کا دن

عیدالفطر مسلمانوں کے جائزہ اور محاسبہ کا دن ہے، بندے نے جو ایک مہینہ اللہ تعالی کی اطاعت وفرماں برداری کی جس کے نتیجہ میں اللہ نے یہ عید عطا فرمائی اب یہاں سے ایک نئے سفر کی شروعات ہوتی ہے، اعمال کے قبول ہونے کی فکر اور ان اعمال پر قائم رہنے کا امتحان شروع ہوتا ہے۔ (عیدالفطر: حقیقت اور پیغام، مفتی محمد صادق حسین قاسمی)

اصل عید

عیدالفطر کا دن جہاں مومن کو خوشی ومسرت سے سرشار کرتا ہے وہیں یہ فکر بھی دامن گیر ہوجاتی ہے رمضان المبارک کی ایک ماہ کی تربیت اور مشق اب باقی رکھنے کا عزم وارادہ کرے، اور رمضان کے بعد بھی حکم الہی کو پورا کرنے، منشائے رب کی موافقت کرنے میں تیار رہے۔ رمضان المبارک میں انجام دیئے جانے والے اعمال قبول ہوئے یا نہیں ایک مسلمان کو اس کی فکر لاحق ہوجاتی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ: انما العید لمن قبل اللہ صیامہ وشکر قیامہ وکل یوم لا یعصی اللہ فیہ فھو عید یعنی عید تو اس کی ہے جس کے روزوں کو قبول کرلیا گیا ہو، اس کی نمازوں کو منظور کرلیا گیا ہو اور ہر وہ دن جس میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو وہ عید کا دن ہے۔ عید کے دن کی حقیقت کو بہت ہی خوبصورت پیرائے بیان کرتے ہوئے کہا گیا کہ:

لَیُسَ الۡعِیُدُ لِمَنۡ لَبِسَ الۡجَدِیُدُ
اِنَّمَا الۡعِیُدُ لِمَنۡ خَافَ بِالۡوَعِیُدِ

عید ان کی نہیں جنھوں نے عمدہ لباس زیب تن کرلیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو اللہ کی وعید اور پکڑ سے ڈر گئے۔

لَیُسَ الۡعِیُدُ لِمَنۡ تَبَخَّرَ بِالۡعُوُدِ
اِنَّمَا الۡعِیُدُ لِمَنۡ تَابَ وَلَا یَعُوُدُ

عید ان کی نہیں جنھوں نے آج عمدہ خوشبوؤں کا استعمال کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے اپنے گناہوں کی توبہ کی اور پھر اس پر قائم رہے۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ نَصَبَ الْقُدُوْرَ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ سَعَدَ بِالْمَقْدُوْرِ

عید ان کی نہیں جنھوں نے عمدہ کھانوں کی ڈشیں پکائیں بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے حتی الامکان مقدور کے ساتھ سعادت حاصل کی اور نیک بننے کی کوشش کی۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَيَّنَ بِزِيْنَةِ الدُّنْيَا
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَزَوَّدَ بِزَادِ التَّقْوٰى

عید ان کی نہیں جنھوں نے دنیاوی زیب و زینت اختیار کی بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے تقویٰ اور پرہیزگاری کو اختیار کیا اور اسے اپنا توشہ بنایا۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ رَكِبَ الْمَطَايَا
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ تَرَكَ الْخَطَايَا

عید ان کی نہیں جنہوں نے عمدہ عمدہ سواریوں، گاڑیوں پر سواری کی بلکہ عید تو ان کی ہے جنھوں نے گناہوں کو چھوڑ دیا۔

لَيْسَ الْعِيْدُ لِمَنْ بَسَطَ الْبَسَاطَ
اِنَّمَا الْعِيْدُ لِمَنْ جَاوَزَ الصِّرَاطَ

عید ان کی نہیں جنھوں نے اعلیٰ درجہ فرش سے اپنے مکانوں کو آراستہ کیا بلکہ عید تو ان کی ہے جو پل صراط سے گزر گئے۔

اس لیے عید کا دن اس بات کا جائزہ لینے کا دن ہے کہ معلوم نہیں اللہ کی بارگاہ میں ہماری عبادتیں اور ریاضتیں قبول ہوئی یا نہیں؟ اور ہمارے روزے و نماز، ذکر و تلاوت کو شرف قبول ملا ہے یا نہیں؟ ظاہری تزک و احتشام کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ اصل چیز تو قبولیت اور مزید توفیق کا مل جانا ہے۔

عید الفطر کے مسنون اعمال

عید الفطر کے دن چند اعمال مسنون ہیں، جن کا اہتمام کرنا چاہیے۔

صبح جلد اٹھنا:

یعنی نمازِ فجر کے لیے عام دنوں میں جس وقت اٹھتے ہیں، اس سے پہلے اٹھنا تاکہ وقت پر نمازِ فجر ادا ہو اور جلد از جلد ضروریات اور غسل وغیرہ سے فارغ ہوا جا سکے، صحابہ کرامؓ کا معمول تھا کہ وہ نمازِ فجر میں نمازِ عید کی تیاریوں سے فارغ ہو جاتے تھے، چناں چہ حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں منقول ہے: حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں فجر کی نماز پڑھتے تھے اور پھر اسی حال میں عیدگاہ کی طرف نکل پڑتے تھے۔ (عید الفطر کے فضائل: ۱۹۳)

غسل کرنا:

عید کے دن اہتمام کے ساتھ غسل کرنا سنت ہے۔ **ويستحب يوم الفطر للرجل الاغتسال** ۔ (فتاوی هندیه: ۱/۱۶۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے: **ان رسول الله ﷺ قال: يامعشر المسلمين هذا يوم جعله الله عيدا للمسلمين فاغتسلوا** ...(**موطا امام مالك**: ۱۴۱) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! اللہ تعالی نے اس دن کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے، لہذا تم اس دن غسل کرو۔

مسواک کرنا:

مسواک اگرچہ وضو کے موقع پر کرنا بھی سنت ہے، لیکن خاص عید کے موقع پر بھی سنت ہے، کیوں کہ عید اجتماع کا دن ہے اور صفائی وستھرائی کے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے مسواک مزید صفائی کا باعث بھی ہے۔ (ردالمحتار: ۳/۴۸)

اچھے کپڑے پہننا:

عید کے دن صاف ستھرے کپڑے پہننا سنت ہے، اپنے پاس موجود تمام کپڑوں میں جو اچھا ہو اسے پہنے، چاہے نیا جوڑا ہو یا دھو کر پہنے، ولبس احسن الثياب، جديدا كان او غسيلا۔ (بدائع الصنائع: ۲/۲۴۹) حضرت حسنؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ: **امرنا رسول الله ﷺ ان نلبس اجود مانجد**...(طبرانی: ۲۶۹۲) کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق اچھا لباس پہنیں۔

خوشبو لگانا:

عید کے دن جو اچھی خوشبو میسر ہو اسے لگانے کا اہتمام کرنا بھی سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: **امرنا ان نلبس اجود مانجد، ان نتطيب باجود مانجد**۔ (طبرانی: ۲۶۹۲) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی حیثیت کے مطابق اچھا

لباس پہنیں، اور اپنی حیثیت کے مطابق اچھی خوشبو لگائیں۔

نماز کے لئے جلد جانا:

نمازِ عید کے لئے جلد عیدگاہ جانا بھی سنت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول رہا۔ چناں چہ مروی ہے: **كان النبی ﷺ يغدو الى المصلى**۔ (بخاری: ۹۲۵) کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ کی طرف جلد تشریف لے جاتے تھے۔

عیدگاہ پیدل جانا:

عیدگاہ کے لئے پیدل جانا سنت ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی ہے: **والسنة ان تخرج الى العيد ماشيا** (ترمذی: ۴۸۷) کہ سنت یہ ہے کہ عید کی نماز کے لئے پیدل نکلیں، لیکن سواری کے ذریعہ بھی جاسکتے ہیں۔

راستہ میں کر تکبیر کہنا:

عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیر کہنا سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں منقول ہے: **ان رسول الله ﷺ كان يخرج يوم الفطر فيكبر حتى ياتی المصلى**۔ (مصنف ابن شیبہ: ۵۴۷۹) کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے دن عیدگاہ کے لئے نکلتے تو تکبیر کہتے یہاں تک کہ عیدگا پہنچ جاتے، عید الفطر میں تکبیر آہستہ کہنا چاہیے، اور وہ کلمات یہ ہیں: **الله اكبر، الله اكبر، لا اله الا الله والله اكبر، الله اكبر ولله الحمد**۔

آمدورفت کا راستہ بدلنا:

ایک راستے سے عیدگاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا چاہیے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے ہی معمول تھا: **كان النبی ﷺ اذا كان يوم عيد خالف الطريق**۔ (بخاری: ۹۳۸) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے، اس کے ذریعہ حاضر ہونے والوں کی کثرت کا اظہار ہوتا ہے۔

نماز سے پہلے کچھ کھا کر جانا:

عید الفطر میں نماز سے پہلے کھانا چند کھجور ہی سہی مگر کھا کر جانا مسنون ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مروی ہے:

ان رسول الله ﷺ كان لا يخرج حتى ياكل۔ (ابن ماجہ: ۱۷۴۶) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر کے کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے۔ عید الفطر چوں کہ روزوں کے بعد آتی ہے، اس کے لئے کچھ کھانے کی ترغیب آئی ہے۔ **واما الذوق فيه، فلكون اليوم يوم الفطر**، کسی بھی میٹھی چیز کا استعمال یا کم از کم کوئی بھی چیز نماز عید کو جانے سے پہلے کھا لینا مستحب ہے۔

عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا:

عید کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا سنت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں منقول ہے: **كان رسول الله ﷺ يخرج يوم**

الفطر والاضحی الی المصلی۔ (بخاری: ۹۰۸) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

عید سے قبل نفل نہ پڑھنا:

عید کے دن فجر کی نماز کے بعد عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا کسی بھی جگہ کوئی بھی نفل نماز نہ پڑھیں، بعض لوگ عیدگاہ پہنچ کر نمازِ عید سے قبل نمازیں پڑھتے ہیں اور پوچھنے پر کہتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں، تو اجتماعی طور پر عیدگاہ میں قضا پڑھنا طرح طرح کی چہ می گوئیوں اور انتشار کا سبب بنتا ہے؛ اس لیے اس طریقہ سے احتراز لازم ہے، اول تو مسلمان کی یہ شان نہیں ہے کہ کوئی نماز قضا کرے اور اگر بالفرض نماز قضا ہو جائے تو اسے برسرِ عام پڑھنے کے بجائے گھر میں ادا کرے تاکہ اپنی کوتاہی مخلوق کے سامنے نہ آسکے۔

عید کی مبارک بادی دینا:

عید کے دن مبارک باد دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ اگر خرابیوں سے بچ کر ہو تو مستحب ہے، کیوں کہ صحابہ وتابعین کے کئی اقوال وافعال سے عید کی مبارک باد ثابت ہے۔ اسی وجہ سے محقق فقہائے کرام نے عید کے دن ’ **تقبل اللہ منا ومنکم** “ کے ذریعہ مبارک باد دینے کو جائز و مستحب ہونے کا حکم بیان کیا ہے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ: ۱۴ / ۹۹، البحر الرائق: ۲ / ۲۷۷) حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے عید کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی اور ” **تقبل اللہ منا ومنکم** “ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ” **تقبل اللہ منا ومنکم** “ فرمایا۔ (السنن الکبری للبیہقی: ۵۸۱۴)

صدقہ فطر ادا کرنا:

اگر کسی نے عید سے قبل صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو تو نمازِ عید کو نکلنے سے قبل صدقہ فطر بھی ادا کرنا سنت ہے، حدیث رسول میں ہے: **ان النبی ﷺ امر بزکاۃ الفطر قبل خروج الناس الی الصلاۃ**۔ (بخاری: ۱۴۱۹) کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ فطر لوگوں کے عید کی نماز کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوۃ الفطر للصائم من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین فمن اداھا قبل الصلاۃ فھی زکاۃ مقبولہ ومن اداھا بعد الصلووۃ فھی صدقہ من الصدقات، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرمائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ دار کی، لغوبات اور فحش کلامی سے پاکی کے لئے اور مساکین کے کھانے کی فراہمی کے لئے صدقہ فطر کو مقرر فرمایا، جو کوئی صدقہ فطر کو نماز سے قبل ادا کرے گا تو وہ مقبول صدقہ ہے اور جو نماز کے بعد ادا کرے گا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الزکوۃ۔ باب صدقۃ الفطر۔ حدیث ۱۸۲۷)

صدقۃ الفطر کا نصاب:

جس مرد یا عورت کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا نقدی مال یا تجارت کا سامان یا ضرورت سے زائد سامان میں سے کوئی ایک چیز یا ان چیزوں کا یا بعض کا مجموعہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو ایسے مرد و عورت پر صدقۃ الفطر ادا کرنا واجب ہے۔

یاد رہے کہ وہ اشیاء جو ضرورت و حاجت کی نہ ہوں بلکہ محض نمود و نمائش کی ہوں یا گھروں میں رکھی ہوئی ہوں اور سارا سال استعمال میں نہ آتی ہوں تو وہ بھی نصاب میں شامل ہوں گی۔ (بدائع الصنائع: ۲/ ۱۵۸)

ادائیگی کا وقت:

صدقہ فطر کی ادائیگی کا اصل وقت عید الفطر کے دن نماز عید سے پہلے ہے، البتہ رمضان کے آخر میں کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے پہلے ہی ادا کر دینا بہتر ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار:

صدقہ فطر کھجور، کشمش یا جَو کی صورت میں دیا جائے تو ایک صاع کی مقدار دینا چاہیے، اور جن کو اللہ رب العزت نے استطاعت دی ہے انھیں کھجور اور کشمش سے ہی نکالنا چاہیے تاکہ غریبوں کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو، اور گندم کی صورت میں دیں تو نصف صاع دیا جائے گا۔ (الاختیار لتعلیل المختار، باب صدقۃ الفطر: ۱/ ۱۲۳)

ایک صاع کی مقدار ساڑھے تین سیر اور نصف صاع کی مقدار پونے دو سیر ہے۔ (اوزانِ شرعیہ)

صدقہ کے مصارف:

صدقۂ فطر کے مستحق ایسے غریب حضرات ہیں جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔

صدقۂ فطر ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اسی طرح بیٹا بیٹی، پوتا پوتی اور نواسا نواسی کو دینا درست نہیں ہے، ایسے ہی بیوی شوہر کو اور شوہر بیوی کو اپنا صدقۂ فطر نہیں دے سکتا۔

ان رشتہ داروں کے علاوہ مثلاً بھائی بہن، بھتیجا بھتیجی، بھانجا بھانجی، چچا چچی، پھوپا پھوپی، خالہ خالو، ماموں ممانی، سسر ساس، سالہ بہنوئی، سوتیلی ماں سوتیلا باپ ان سب کو صدقۂ فطر دینا درست ہے بشرطیکہ یہ غریب اور مستحق ہوں۔

صدقہ فطر کے متفرق مسائل

اگر عورت صاحبِ نصاب ہو تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے، مگر عورت پر کسی اور کی طرف سے فطرہ نکالنا ضروری نہیں ہے، نہ بچوں کی طرف سے، نہ ماں باپ کی طرف سے، نہ شوہر کی طرف سے۔

مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری ہے، اس طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے، والدین، بالغ اولاد اور بیوی کی طرف سے دینا واجب نہیں۔

اسی طرح بہن بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے بھی ادا کرنا واجب نہیں اگرچہ وہ اس کے عیال داری میں کیوں نہ رہتے ہوں۔ (ہندیہ)

البتہ اگر بالغ لڑکا یا لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کے والد صدقہ فطر ادا کریں گے۔ (ردالمحتار)

جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب، دونوں میں کچھ فرق نہیں۔ (فتاویٰ رحیمیہ)

عید الفطر کی نماز

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کرے، نیت صرف دل کے ارادے کا نام ہے، اگر صرف اتنی ہی نیت کر لی جائے کہ میں اس امام کے پیچھے عید کی نماز ادا کر رہا ہوں کافی ہے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں ہر اس شخص پر واجب ہیں جس پر جمعہ فرض ہے، عیدین دو رکعتوں والی نماز ہے، نمازِ عیدین کا طریقہ وہی ہے جو دیگر نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ نمازِ عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہی جاتی ہیں، امام تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے، پھر ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں کہے، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے (عند الاحناف)، مقتدی بھی ایسا ہی کریں، پھر امام تعوذ و تسمیہ کے بعد جہراً قرات کرے، قرات کے بعد حسبِ معمول رکوع و سجود کیے جائیں، پھر دوسری رکعت شروع ہوگی، امام قرات کرے، قرات کے بعد تین مرتبہ ہاتھ اُٹھا کر تکبیریں کہے، مقتدی بھی امام کے ساتھ ایسا ہی کریں اور چوتھی مرتبہ امام ہاتھ اُٹھائے بغیر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع کرے، مقتدی بھی ایسا ہی کریں، اس طرح دو رکعت نماز مکمل کی جائے گی، اس کے بعد اپنی جگہ بیٹھے رہیں اور خطبہ سنیں بغیر خطبہ سنے جانا نہیں چاہیے۔

اگر عید کی نماز میں دیر سے پہنچا تو نماز عید کا طریقہ

اگر عید کی نماز میں دیر سے پہنچا تو اگر امام پہلی رکعت کی تین زائد تکبیریں کہہ چکا تھا تو مقتدی نیت باندھنے کے بعد ہاتھ اٹھاتے ہوئے تین زائد تکبیریں کہہ لے، اور اگر امام پہلی رکعت کے رکوع میں تھا تو اگر رکوع ملنے کی امید ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد تین

زائد تکبیریں کہہ کر رکوع میں مل جائے اگر رکوع ملنے کی امید نہ ہو تو تکبیر تحریمہ کے بعد رکوع میں چلا جائے اور ہاتھ اٹھائے بغیر تین تکبیرات پڑھ لے پھر رکوع کی تسبیحات پڑھ لے۔

دوسری رکعت میں ملنے کا بھی یہی حکم ہے، اگر ایک رکعت چھوٹ جائے تو اس انداز میں پورا کرے کہ پہلے سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ لے پھر زائد تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے، اور اگر دونوں رکعتیں رہ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اٹھ کر اپنی رکعتیں پوری کرے اور اس میں اپنے مقام پر زائد تکبیریں بھی کہے۔

تفریح کے نام پر منکرات کا ارتکاب

اس میں کوئی شک نہیں کہ عید کا دن خوشی و مسرت کا دن ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو آپ کے دل میں آئے وہ آپ کر گزریں، اکثر لوگ عید کے دن کو تفریح اور خوشی و مسرت کا دن قرار دے کر شرعی حدود کو پامال کرتے ہیں، جن میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں، سینما گھروں میں جا کر فلمیں اور ڈرامے دیکھنا یا گھروں میں رہ کر کیبل و نیٹ کے ذریعے حیا سوز فلمیں دیکھنا اور موسیقی سننا، گانے اور موسیقی سننے کا شوق دین سے دور بہت سے لوگوں میں پایا جاتا ہے، وہ کام کاج کے دوران میں یا فارغ اوقات میں موسیقی کے ذریعے سے دل بہلانے کو بہترین مشغلہ سمجھتے ہیں، حالانکہ اللہ اور اس کے رسول نے نہ صرف موسیقی اور ساز و سوز کے آلات کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس سے وابستہ افراد کو سخت وعید بھی سنائی ہے، حضرت ابو مالک اشعری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کے کچھ لوگ ضرور شراب نوشی کریں گے اور شراب کا نام کوئی اور رکھ لیں گے، ان کے سروں کے پاس آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی، اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور انھی میں سے کئی لوگوں کو بندر اور سور بنا دے گا۔“ (سنن ابن ماجہ:۴۰۲)

حضرت سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخری زمانے میں لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، ان پر پتھروں کی بارش کی جائے گی اور ان کی شکلیں مسخ کر دی جائیں گی۔“ آپ سے پوچھا گیا: ایسا کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ”جب آلات موسیقی پھیل جائیں گے، گانے والیاں عام ہو جائیں گی اور شراب کو حلال سمجھا جائے گا۔“

یہ معمولی وعید نہیں ہے جو لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں انھیں فوراً اللہ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرنی چاہیے۔

بے پردہ ہو کر گھومنا

عید کے دنوں میں بہت ساری خواتین گھروں سے بے پردہ ہو کر نکلتی ہیں۔ خوب سج دھج کر بازاروں، مارکیٹوں اور سیاحت گاہوں میں آتی جاتی ہیں اور بہت سے لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتی ہیں، جبکہ اللہ اور اس کے رسول نے اس سے منع فرمایا ہے اور عورتوں کو پردے کے بغیر گھروں سے نکلنے کی اجازت نہیں دی۔

فرمان الٰہی ہے: {وَ قَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی} ’’اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور قدیم زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کا اظہار مت کرو۔‘‘ (الأحزاب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’عورت ستر (چھپانے کی چیز) ہے، اس لیے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے، اور وہ اپنے رب کی رحمت کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔‘‘ (صحیح ابن حبان: ۵۵۹۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ’’جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ اس کی خوشبو محسوس کر سکیں تو وہ بدکار عورت ہے۔‘‘ (سنن أبي داود: ۴۱۶۷)

شوال کے چھ روزے رکھنا

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے رمضان کے بعد والے مہینہ یعنی شوال میں چھ نفلی روزے رکھے، تاکہ رمضان کے جاتے ہی عبادات واذکار کا سلسلہ ختم نہ ہو جائے اور ان کا ثواب ایک سال کے روزے کے برابر رکھا کہ انسان اس کی طرف مائل ہو۔ احادیث میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہیں۔ حضرت ابوایوب ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا! جس نے ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو اس کو عمر بھر روزے رکھنے کا ثواب مل جائے گا (مسلم: ۱۱۶۵)

جمعة الوداع کی حقیقت

برصغیر میں عام طور سے رمضان کے آخری جمعہ کو جمعۃ الوداع کہا جاتا ہے، یعنی رمضان کی رخصتی والا جمعہ ہے، اس کے بارے میں لوگوں میں بہت سی باتیں بھی مشہور ہو گئی ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جمعہ کو جمعۃ الوداع کہنا برصغیر پاک و ہند کے علاوہ کہیں اور نہیں کہا جاتا، اور لوگوں میں جو باتیں اس کے حوالے سے مشہور ہیں کہ اس دن کو عید کی طرح کا کوئی درجہ دیا جاتا ہے اور اس دن میں کوئی خاص عبادت کی جاتی ہے تو یہ باتیں بھی اس انداز میں درست نہیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے کبھی جمعۃ الوداع کا لفظ استعمال نہیں فرمایا اور نہ ہی اس دن کے لیے کوئی خاص عبادت مقرر فرمائی اور حضراتِ صحابہ ؓ کرام نے بھی اسی پر عمل فرمایا۔

البتہ اس دن کی اہمیت دوسرے دنوں کے مقابلے میں اس لحاظ سے یقیناً زیادہ ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ میں آنے والا جمعہ ہے اور اس کے بعد اس سال رمضان میں کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا، ویسے تو رمضان میں ہر جمعہ کا دن برکتوں والا ہوتا ہے لیکن اس دن کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کے بعد آئندہ رمضان تک برکتوں والا جمعہ نصیب نہیں ہوگا، اس لحاظ سے اس کی اہمیت محسوس کرنی چاہئے اور جس قدر اس دن ہو سکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے، لیکن اس عبادت میں بھی کسی خاص طریقہ کو متعین نہیں کرنا چاہئے۔

کورونا کے سائے میں نمازِ عید کیسے پڑھیں؟

عید کی نماز عیدگاہ اور مساجد میں ادا کی جاتی ہے، مگر لاک ڈاؤن کی وجہ سے عید الفطر کی نماز بھی جمعہ کی طرح گھروں میں ادا کی جائے گی، جس کے لئے امام کے علاوہ تین افراد کافی ہیں۔ عید کی نماز بالکل نہ پڑھنے کے مقابلہ میں گھروں میں ادا کرنا بہتر ہے۔ جن بعض علماء کو گھروں میں نماز جمعہ کی ادائیگی میں اختلاف بھی تھا، انہیں بھی لاک ڈاؤن میں گھروں میں نماز عید الفطر کی اجازت دینی چاہئے تاکہ مسلمان اس وقت مایوس نہ ہوں بلکہ وہ کم از کم گھروں میں نماز عید پڑھ کر اپنے آپ کو کسی حد تک مطمئن کرسکیں۔

عید الفطر کے دن دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ بطور شکریہ ادا کرنا واجب ہے، عید الفطر کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے شروع ہوجاتا ہے، جو زوال آفتاب کے وقت تک رہتا ہے، مگر زیادہ تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے۔ عید کی نماز میں زائد تکبیریں بھی کہی جاتی ہیں جن کی تعداد میں فقہاء کا اختلاف ہے، البتہ زائد تکبیروں کے کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں امت مسلمہ نماز کے صحیح ہونے پر متفق ہے، ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے مشہور فقیہ ومحدث حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ۶ زائد تکبیروں کے قول کو اختیار کیا ہے۔

نماز جمعہ کے لئے اذان اور اقامت دونوں ہوتی ہیں، لیکن عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت دونوں نہیں ہوتی ہیں۔

نماز جمعہ کے لیے جو شرائط ہیں وہی عیدین کی نماز کے لئے بھی ہیں، یعنی جن پر نماز جمعہ ہے انہی پر نماز عیدین بھی ہے، جہاں نماز جمعہ جائز ہے وہیں نماز عیدین بھی جائز ہے، جس طرح جگہ جگہ نماز جمعہ ادا کیا جاسکتا ہے اسی طرح ایک ہی شہر میں مختلف جگہوں بلکہ لاک ڈاؤن جیسے حالات میں گھروں میں بھی نماز عیدین ادا کرسکتے ہیں۔ گھروں میں ادا ہونے والی نمازِ عید میں گھر کی خواتین بھی شرکت کرسکتی ہیں۔ نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ پیچھے گزر چکا ہے۔

لاک ڈاؤن میں مختصر نماز پڑھائی جائے اور مختصر خطبہ دیا جائے، دیکھ کر بھی خطبہ پڑھا جاسکتا ہے، اگر کسی جگہ کوئی خطبہ نہیں پڑھ سکتا ہے تو خطبہ کے بغیر بھی نماز عید ہوجائے گی کیونکہ عید کا خطبہ سنت ہے فرض نہیں، قرآن کریم کی چھوٹی سورتیں بھی خطبہ میں پڑھی جاسکتی ہیں، جمعہ کی طرح دو خطبے دئے جائیں، دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لئے امام صاحب ممبر یا کرسی وغیرہ پر بیٹھ جائیں۔

اگر کسی شخص کو لاک ڈاؤن کی وجہ سے نمازِ عید پڑھنے کا موقع نہ مل سکے تو پھر وہ دو دو رکعت کرکے چاشت کی چار رکعت ادا کرلے۔ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کی عید کی نماز فوت ہوجائے تو وہ چار رکعت ادا کرلے۔ بعض علماء نے اس سے اختلاف کیا ہے مگر لاک ڈاؤن میں نمازِ عید نہ پڑھ سکنے والے کے لئے ایک اچھا متبادل ہے۔

نماز عید کے بعد عید ملنا: نمازِ عید سے فراغت کے بعد گلے ملنا یا مصافحہ کرنا عید کی سنت نہیں ہے، نیز ان دنوں کورونا وبائی مرض بھی پھیلا ہوا ہے، اس لئے نماز عید سے فراغت کے بعد گلے ملنے یا مصافحہ کرنے سے بچیں کیونکہ احتیاطی تدابیر کا اختیار کرنا شریعت اسلامیہ کے مخالف نہیں ہے۔ (ڈاکٹر محمد نجیب سنبھلی قاسمی)

عید الفطر کا پہلا خطبہ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ، ذِي الْفَضْلِ وَ الْجُوْدِ وَ الْاِحْسَانِ، ذِي الْكَرَمِ وَ الْمَغْفِرَةِ وَ الْاِمْتِنَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، اَلَّذِيْ أُرْسِلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَ تَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ

أَمَّا بَعْدُ! فَاعْلَمُوْا أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ، لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ، وَ رَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَ الْعَفْوِ وَ الْغُفْرَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّ هٰذَا عِيْدُنَا ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ قَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِيْ! مَا جَزَاءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا جَزَائُهٗ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرُهٗ، قَالَ: مَلَائِكَتِيْ! عَبِيْدِيْ وَ إِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ وَ كَرَمِيْ وَ عُلُوِّيْ وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَ بَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ، فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

عید الفطر کا دوسرا خطبہ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ نَشْهَدُ أَنْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَ نَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ، أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ، وَ مَنْ يَّعْصِهِمَا فَإِنَّهٗ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهٗ وَ لَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ أَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۞*

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞

﴿عید الفطر کا مختصر خطبہ﴾

(پہلا خطبہ)

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ.

اَللّٰہُ اَکبَرُ عَدَدَ مَا حَمِدَ اللّٰہَ وَ شَکَرَ، اَللّٰہُ اَکبَرُ عَدَدَ مَا صَامَ صَائِمٌ وَ أَفْطَرَ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ إِلّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہُ الْمَلِکُ الْعَظِیْمُ الْأَکْبَرُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُولُہٗ صَاحِبُ الْوَجْہِ الْأَنْوَرُ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلَّمَ. أَمّا بَعْدُ! اِعْلَمُوْا ـ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ـ أَنّہٗ لَیْسَ السَّعِیدُ مَنْ أَدْرَکَ الْعِیْدَ وَ لَبِسَ الْجَدِیْدَ، إِنَّمَا الْعِیدُ لِمَنْ خَافَ مِنَ الْوَعِیْدِ، وَ فَازَ بِجَنَّۃٍ لَا یُنْفَدُ نَعِیمُھَا وَ لَا یَبِیْدُ، وَ نَجَا مِنْ نَارٍ حَرُّھَا شَدِیْدٌ.

اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ.

أَیُّھَا الْإِخْوَۃُ! ھَنِیْئاً لِمَنْ تَلَا کِتَابَ اللّٰہِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَ أَطْرَافَ النَّھَارِ، وَ نَاجٰی رَبَّہٗ وَ اسْتَغْفَرَہٗ بِالْأَسْحَارِ، ھَنِیْئاً لِمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِیْمَاناً وَ احْتِسَاباً، ھَنِیْئاً لِمَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِماً، وَ أَطْعَمَ جَائِعاً، وَ أَعْطٰی سَائِلاً، وَ أَحْسَنَ إِلٰی یَتِیمٍ، وَ أَدْخَلَ الْفَرْحَۃَ إِلٰی قَلْبِ حَزِینٍ. نَفَعَنِي اللّٰہُ وَ إِیّاکُمْ بِکِتَابِہِ الْمُبِیْنِ، وَ بِھَدْیِ مُحَمّدٍ النَّبِیِّ الْأَمِینِ، وَ غَفَرَ اللّٰہُ لِیْ وَ لَکُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِینَ، آمِینْ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ.

(دوسرا خطبہ)

اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ، اَللّٰہُ اَکبَرُ.

اَلْحَمْدُ لِأَھْلِہٖ وَ الصَّلَاۃُ عَلیٰ أَھْلِھَا، وبَعدُ *: أَیُّھَا الْمُصَلُّوْنَ!* اَلْعِیْدُ فُرْصَۃٌ لِتَحْسِیْنِ الْعَلَاقَاتِ، وَ تَسْوِیَۃِ النِّزَاعَاتِ، وَ قَطْعِ الْعَدَاوَاتِ الْمُنْتَشِرَۃِ بَیْنَ النَّاسِ.

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلیٰ أَشْرَفِ الْأَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِینَ، وَ ارْضَ اللّٰھُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ، وَ عَنْ بَاقِي الصَّحَابَۃِ أَجْمَعِینَ، وَ عَنّا مَعَھُمْ بِرَحْمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ عِیْدَنَا سَعِیْداً، وَ عَمَلَنَا صَالِحاً رَشِداً، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ صِیَامَنَا وَ صَلَاتَنَا وَ قِیَامَنَا وَ دُعَاءَنَا وَ سَائِرَ أَعْمَالِنَا. اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ بَعْدَ رَمَضَانَ، وَ ثَبِّتْنَا عَلیٰ کُلِّ عَمَلٍ یُرْضِیْکَ عَنّا بَعْدَ رَمَضَانَ، وَ حُلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعْصِیَتِکَ بَعْدَ رَمَضَانَ، اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ، وَ مِنْ سَیِّئِ الْأَسْقَامِ، وَ لَا سِیَّمَا "فِیْرُوْس کُوْرُوْنَا". آمِینْ، یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ. اَللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ.

خلاصہ کلام

اسلام نے عیدالفطر جیسی عظیم عید عطا کی اس کا تو حق یہ ہے کہ اس کو پورے جذبۂ دل کے ساتھ اور خلوص وشکر کے ساتھ گذارا جائے، اس کی رات کی بھی قدر کی جائے اور اس کے دن کو بھی عظیم جانا جائے، اور اس میں خرافات ولغویات، معاصی اور جرائم کے ارتکاب سے پرہیز کیا جائے، عبدیت وبندگی، تواضع وسادگی، احسان مندی کے اثرات ظاہر ہوں لیکن ہمارے معاشرہ میں عید کے دن کا تصور کچھ اور ہو گیا ہے، نہ ہی عید کی رات کی قدر اور نہ ہی دن کو یوم الجائزہ سمجھا جاتا ہے، جن کاموں سے روکا گیا نماز عید کی ادائیگی کے بعد ان کو شروع کر دیا جاتا ہے، اور عید کے دن کو انعام الٰہی کا دن سمجھا ہی نہیں جاتا اور لایعنی کام فضول اور غیر ضروری چیزوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، عید کا دن جب انعام الٰہی کا دن ہے اور بندہ عید گاہ سے بخشا بخشایا لوٹتا ہے، گناہوں سے پاک وصاف ہو کر، اور نافرمانیوں کے اثرات کو مٹایا کر واپس ہوتا ہے تو اب یہاں سے ایک نئی فکر کے ساتھ زندگی کے سفر کو شروع کرنے کی ضرورت ہے، اور بالخصوص رمضان کے ذریعہ جن کاموں کی تربیت کی گئی اور جن اعمال کو انجام دینے کی تلقین کی گئی ان کو تاحیات ادا کرتے رہنے کا عزم وارادہ کرنیکی ضرورت ہے، ہماری عید اصلاح وتربیت کا بہترین نمونہ ہے، ہماری عید میں تذکیر وترغیب بھی ہے، ہماری ایثار وہمدردی، اور مساوات وغم خواری کا سبق بھی دیتی ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کی تعلیم بھی دیتی ہے، عید کا دن ہمیں گھر والوں سے محبت کے ساتھ گذارنے اور اللہ تعالی کی میزبانی سے لطف اندوز کا موقع بھی فراہم کرتا ہے، ہمیں عید دن اللہ کا شکر اس کی تعریف وثنا کرنے حکم دیا گیا اور انعامات الٰہی کی قدر کرتے ہوئے جینے کا پیغام بھی دیا گیا۔ اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم کیا جا رہا ہے، اور بالخصوص فلسطین کے معصوم بچوں، بے قصور عورتوں، نہتے نوجوانوں، اور کمزور بوڑھوں پر جو ستم ڈھایا جا رہا ہے، ان کے گھروں کو اجاڑ کر، ان محلوں ویران کر کے اور چھوٹے پھول جیسے بچوں کو نشانہ بنا کر ظالم اپنے سفاکیت ودرندگیت کا ثبوت دے رہا ہے، عید کا یہ دن ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں دعائے مانگنے اور ان کے لئے امن وامان طلب کرنے کا بھی دن ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم عید کی خوشیوں میں ان مسلمانوں کو بھلا دیں، اس لئے عید کے اس دن اس کے حق میں پروردگا عالم سے خوب دعائیں مانگیں۔ (عیدالفطر: حقیقت اور پیغام)

اللہ رب العزت توفیق عمل نصیب فرمائے، آمین یارب العلمین

أقول قولی هذا واستغفر الله لی ولكم ولسائر المسلمين، فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم۔

* * *

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

* * *

بزم خطباء ٹیلیگرام چینل میں شامل ہونے کے لیے ٹیلیگرام کے تلاش کے خانہ میں لکھیں

@bazmekhateeb

اور شامل ہو جائیں

نوٹ: اس مواد کو تیار کرنے میں مختلف اہل علم کے مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے اور اقتباسات نقل کیے گئے ہیں۔